

سرحد حکومت اور عسکری قوتوں کے درمیان نئی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟

بدقسمت ارض وطن کا چپہ چپہ آگ و خون اور بد امنی کا کافی عرصہ سے شدید شکار ہے لیکن خصوصاً صوبہ سرحد کے لہلہاتے کھیت، سرسبز میدان، خوبصورت کوہسار اور بدقسمت باسی ان دنوں شدید ترین بحرانوں کی زد میں ہیں۔ ہر صبح کا سورج ان کے لئے ایک نئی آزمائش اور ایک نئی مصیبت کا پیغام لے کر طلوع ہو رہا ہے۔ بد امنی، اقتصادی و معاشی ابتری اور آئے روز کے فوجی آپریشن اور بم دھماکوں نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ ۱۸ فروری کے الیکشن کے بعد عوام یہ سمجھ رہے تھے کہ اب پرویزی دور کی سیاہ رات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی اور پاکستان اپنی آزاد و خود مختار حیثیت کو پھر سے بحال کر کے دنیا کے سامنے ایک آزاد مملکت سے دوبارہ سرگرم عمل ہو جائے گا۔ لیکن افسوس کہ ہم غلامی کے ایک اور تاریک دور میں دوبارہ داخل ہو گئے ہیں اور دور دور تک نئے حکمرانوں کے ہاتھوں صبح امید کے آثار و قرائن نظر نہیں آ رہے اور لوگ مایوسی کی طرف واپس ہو رہے ہیں۔ کوئی امید بھرنے نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

صوبہ سرحد میں اسے این پی جوائے طور پر عدم تشدد کے فلسفے کی علمبردار جماعت کہلانا پسند کرتی ہے اور ابتداء میں اس نے فوجی آپریشنوں کی بجائے طالبان اور دیگر مسلح گروپوں سے مذاکرات کا میاابی سے کئے بھی اور اس کیساتھ ساتھ انہوں نے معروف دینی تحریک کے روح رواں اور قائد مولانا صوفی محمد کو جذ بہ خیر سگالی کے طور پر رہا بھی کیا جسکے نتیجہ میں صوبہ سرحد کے مصیبت زدہ لوگوں کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ نئی حکومت ہو سکتا ہے کہ امن و امان کے قیام کیلئے کوئی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے، لیکن یہ سب کچھ اس وقت خوفناک منظر میں بدل گیا جب ہنگو کے علاقے میں خوفناک فوجی آپریشن شروع کیا گیا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے سوات میں بھی ان دنوں دووں فریقین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے جسکے نتیجہ میں اب تک درجنوں افراد دونوں طرف سے قتل کئے گئے۔ حکومت عسکریت پسندوں (جنہیں جان بوجھ کر طالبان کا نام دیا جاتا ہے) اور وہاں کے مقامی مسلح افراد کے خلاف وحشیانہ طاقت استعمال کر رہی ہے جسکے نتیجہ میں بے گناہ عام شہری اور ان کی کروڑوں کی املاک بھی ضائع ہو رہی ہیں۔ کاروباری صورتحال پہلے ہی عرصہ دراز سے وہاں پر درگروں تھی اب نئی جنگ کے باعث یہ حسین وادی ایک بار پھر آگ و خون میں دھکیل دی گئی ہے۔ دونوں فریقین ایک دوسرے پر معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام لگا رہے ہیں اور نفرت و انتقام کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ حالات اور امن و امان کی صورتحال پہلے کی نسبت قدرے بہتر تھی اچانک ان میں تیزی و ذریعہ اعظم کے دورہ امریکہ سے پہلے شروع ہو گئی اور پھر دورہ امریکہ کے دوران ہی امریکیوں نے

میزائل دانے اور بمباری کی اور پاکستان نے بھی فوجی آپریشن شروع کر دیا۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ جب بھی امریکی عہدیدار پاکستان آتے ہیں یا پاکستانی حکمران امریکی آقاؤں کے دربار میں سجدہ ریز ہونے کیلئے جاتے ہیں تو کچھ پاکستانیوں کے خون کی قربانی اس مقصد کے حصول کیلئے ضروری جاتی ہے۔ امریکی طیارے آئے روز پاکستانی حدود میں آکر جس جگہ کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں آرام سے درجنوں افراد کو بمباری کے ذریعہ شہید کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ کوئی روک ٹوک پاکستانی فوجیوں اور حکمرانوں کی جانب سے نہیں ہے۔ پاکستانی قوم کی بد قسمتی اور بد نصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ ان کے اپنے ہی لیڈر اور حکمران ان کے خون کے پیاسے اور ان کے مقدر کے سوداگر ہیں۔ پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں نے بھی ان کے زخموں میں مرہم کے بجائے بارود اور آگ دوبارہ بھردی ہے۔ ہماری ناقص نظر میں مستقبل قریب میں صوبہ سرحد کو خصوصاً ایک بڑی خطرناک جنگ کے شعلوں میں دھکیلنے کی سازشیں پوری طرح تیار ہو چکی ہیں۔ جنگ کے شعلے جو فٹا کے سات انجینیئروں میں بڑھکائے گئے تھے اب آہستہ آہستہ سیٹل ایریا میں بھی منتقل ہو گئے ہیں، امریکہ کے نئی صدارتی امیدوار باراک اوباما جو کہ پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد اور اسکے فٹا کے علاقوں میں براہ راست آپریشن پر بار بار اپنے خبث باطن کا اظہار کر رہے ہیں، اپنے شیطانی ایجنڈے پر عمل درآمد کے اعلانات کر رہے ہیں۔ پھر سیاسی و انتظامی امور کے ناوارد وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے یہ کہہ کر اس کیلئے زمین بھی ہموار کر دی ہے کہ ”دوسرا نائن الیون کا واقعہ اگر امریکہ میں ہوا تو اس کی ذمہ داری اور اس کی تمام تیاری ہمارے صوبہ سرحد اور فٹا کے علاقوں میں ہوگی اور غیر ملکی جنگجو اور القاعدہ کی اہم قیادت فٹا کے قبائلی علاقوں میں روپوش ہے۔“ کیا کوئی بھی ذی الحقل انسان اور حکمران اس قسم کا غیر دانشمندانہ بیان دے سکتا ہے؟ ضرور اسکے پیچھے کوئی بہت بڑی سازش پنہاں ہے۔ جسکے کچھ ”منہج“ امریکی یا ترکے فوراً بعد صوبہ سرحد کے باسی بھگتنا شروع ہو گئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ پاکستانی قوم اور خصوصاً صوبہ سرحد کے عوام کا مستقبل کیا ہوگا؟ اے این پی کی بھی امریکی آقا سے رسم دراہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ایم ایم اے کا کردار جو پہلے بھی متنازع تھا اور موجودہ نازک صورتحال میں اسکی قیادت کی سرگرمیاں متنازعہ بیانات اور مغربی دورے مزید شکوک و شبہات کا باعث ہو گئے ہیں۔ اسکے علاوہ باقی مذہبی قیادت بھی جو ایم ایم اے کی سازشوں اور کڑو توں کی وجہ سے حیران و ششدر ہے اور کسی راہ نجات کی تلاش میں ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی اعلیٰ قیادت بیرون ملک عیش و طرب کے دن گزار رہی ہے اور مرکزی حکومت اپنی نااہلیت کے باعث شدید افراتفری اور بد انتظامی کا شکار ہے اور اپنی بقاء کا راز امریکہ کی غلامی اور سابقہ خارجہ پالیسیوں میں تلاش کر رہی ہے اور باقی وزراء اور اراکین پارلیمنٹ کو اپنے اپنے ”دھندوں“ سے ہوش نہیں۔ وادی تیرہ میں حیراں و سرگرداں پھنسے کارواں کیلئے کوئی رہنما اور کوئی مسیحا دور در تک نظر نہیں آتا۔ لگتا ہے کہ پاکستانی قوم کا کوئی والی وارث اور حکمران شروع سے ہی نہیں۔ ایسے مایوس کن حالات میں صرف اور صرف اللہ رب العزت سے ہی امن و سلامتی کی التجا دو عا ہے۔

۔ وطن کی فکر کرنا داں قیامت آنے والی ہے تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں